خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

منگل
21- نومبر 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 262 | منگل 27 جمادی الثانی 1416ھ' 21 نبوت 1374ھش' 21- نومبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا بڑی دولت اور طاقت ہے

دعا بڑی دولت اور طاقت ہے اور (کلام الٰہی) میں جابجا اس کی ترغیب دی گئی ہے۔ اور ایسے لوگوں کے حالات بھی بتائے ہیں جنہوں نے دعا کے ذریعہ اپنی مشکلات سے نجات پائی۔ انبیاء علیہم السلام کی زندگی کی جڑ اور ان کی کامیابیوں کا اصل اور سچا ذریعہ یہی دعا ہے پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو۔ دعاؤں کے ذریعہ سے ایسی تبدیلی ہوگی جو خدا تعالیٰ کے فضل سے خاتمہ بالخیر ہو جاوے گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

انسان کو چاہئے کہ حسنات کا پلڑا بھاری رکھے۔ مگر جہاں تک دیکھا جاتا ہے اس کی مصروفیت اس قدر دنیا میں ہے کہ یہ پلڑا بھاری ہوتا نظر نہیں آتا۔ رات دن اسی فکر میں ہے کہ وہ کام دنیا کا ہو جاوے۔ فلانی زمین مل جاوے۔ فلاں مکان بن جاوے' حالانکہ اسے چاہئے کہ افکار میں بھی دین کا پلڑا دنیا کے پلڑے سے بھاری رکھے۔ اگر کوئی شخص رات دن (عبادت) روزہ میں مصروف ہے تو یہ بھی اس کے کام ہرگز نہیں آسکتا۔ جب تک کہ خدا کو اس نے مقدم نہیں رکھا ہوا۔ ہر بات اور فعل میں اللہ تعالیٰ کو نصب العین بنانا چاہئے' ورنہ خدا کی قبولیت کے لائق ہرگز نہ ٹھہرے گا۔ دنیا کا ایک بت ہوتا ہے جو کہ ہر وقت انسان کی بغل میں ہوتا ہے۔ اگر وہ مقابلہ اور موازنہ کر کے دیکھے گا تو اسے معلوم ہو گا کہ طرح طرح کی نمائش اس نے دنیا کے لئے بنا رکھی ہے اور دین کا پہلو بہت کمزور ہے' حالانکہ عمر کا اعتبار نہیں اور نہ علم ہے کہ اس نے ایک پل کے بعد زندہ بھی رہنا ہے کہ نہیں۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 220)

خدا تعالیٰ سے ذاتی محبت اور دوستی کا تعلق قائم کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

"آپ کو اس بات کا فیصلہ کرنا پڑے گا کہ آپ کیا چاہتے ہیں؟ اس دنیا کا مال یا اس دنیا کا مال بھی اور آخرت کا مال بھی۔ آپ کو سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ کرتے پڑے گا۔ کیونکہ اس دنیا کے بعد بھی ایک دنیا ہے (کلام الٰہی) یہ نہیں کہتا کہ آپ اس دنیا کو کلیتہً چھوڑ دیں بلکہ خدا تعالیٰ مادی اور روحانی اموال میں ایک توازن قائم کرنا چاہتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اگر تم روحانی اموال کو حاصل کرنے کی سچے دل سے کوشش کرو گے تو دنیاوی اموال تمہارے پیچھے آئیں گے۔

آپ خدا تعالیٰ کے دوست بن جائیں' اولیاء اللہ بن جائیں۔ جب آپ کسی کو دوست بناتے ہیں تو کیا آپ اس کو کسی چیز کا آدھا حصہ دیں گے؟ ایسا دوست جس کے ساتھ آپ کو محبت ہے اس کو پورا حصہ دیں' وہ نہ صرف پورے کا پورا آپ کو لوٹا دے گا بلکہ اس سے بھی زیادہ اور آپ کو عطا کرے گا۔

احمدیوں کو خدا تعالیٰ کے ساتھ مضبوط اور مکمل تعلق پیدا کرنا چاہئے۔ اپنے آپ کو خدا کا دوست بنائیں' نہ صرف اپنے آپ کو بلکہ اپنے بچوں کو بھی تلقین کریں کہ وہ خدا کے ساتھ دوستی کا تعلق قائم کریں۔ ان کو روزانہ بتائیں کہ خدا ہی سب کچھ ہے اس سے تعلق پیدا کرو۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ

"جوتے کا تسمہ بھی چاہئے تو وہ بھی خدا سے مانگو"

جب بھی کسی شئے کی ضرورت ہو تو خداوند کریم سے مانگو۔ ہر وقت خدا تعالیٰ کے بارہ میں سوچو۔ اس طرح ایک رجحان پیدا ہو جائے گا' پھر آپ کو خیال آئے گا کہ مانگ تو رہا ہوں لیکن میں خدا کو کیا دے رہا ہوں۔ فرمایا۔ محبت ہی ایک ایسا جذبہ ہے جو راستے بھی دکھاتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ سے محبت ذاتی نہیں تو پھر آپ ہر وقت دنیاوی باتوں سے ڈرتے رہیں گے۔ احمدیوں کو خدا تعالیٰ سے محبت پیدا کرنی ہوگی کیونکہ اس محبت کے نتیجہ میں ہی خدا تعالیٰ کے فضل آپ کے اوپر نازل ہوں گے۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ 3- اکتوبر 1986ء)

تقریب شادی

مکرم عبد الباسط صاحب انچارج شعبہ کمپیوٹر روزنامہ الفضل ربوہ ابن محترم ملک غلام نبی شاہد صاحب سابق مربی سلسلہ سیرالیون' غانا و کینیا حال مقیم بیلجیم کی تقریب شادی مورخہ 17- نومبر 1995ء کو بہمراہ عزیزہ اسماء بنت مکرم ڈاکٹر منصور احمد وقار صاحب آف پشاور' انصار اللہ گیسٹ ہاؤس میں منعقد ہوئی۔ اس موقع پر محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کروائی۔

اگلے روز "البشارت" دار العلوم غربی ربوہ' میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اختتام پر محترم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری نائب وکیل التبشیر نے دعا کروائی۔

قبل ازیں مورخہ 23- دسمبر 1994ء کو فوریزن شادی ہال لاہور میں مکرم نصیر احمد صاحب انجم استاد جامعہ احمدیہ نے مبلغ 30000 ہزار روپے حق مہر پر یہ نکاح پڑھا۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

○ مکرمہ عزیزہ بشریٰ نورین صاحبہ بنت مکرم مولوی محمد جمیل صاحب (وفات یافتہ) پنشنر صدر انجمن احمدیہ دار العلوم غربی ربوہ کا نکاح مورخہ 95-10-29 کو محترم آغا سیف اللہ صاحب مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ نے ہمراہ مکرم مظفر احمد دلاور صاحب ابن مکرم سلیم الدین احمد صاحب محلہ دار الیمن غربی ربوہ بعوض 20000 روپے حق مہر پر پڑھا۔ اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اگلے روز دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک فرمائے۔

نکاح

○ مکرم محمد اکرم خالد صاحب ابن مکرم حمید احمد عابد صاحب کا نکاح عزیزہ سعدیہ سعادت صاحبہ بنت مکرم سعادت علی گوہر صاحب سے مورخہ 95-10-27 کو مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے بیت المبارک ربوہ میں پڑھا۔ عزیز محمد اکرم مکرم مولوی نور احمد صاحب چک نمبر ج۔ب/297 ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے پوتے اور عزیزہ سعدیہ سعادت صاحبہ مکرم میاں علی گوہر صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کی پوتی ہے۔ جانبین کے لئے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سب سے اول اور ضروری دعا یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو گناہوں سے پاک صاف کرنے کی دعا کرے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

21- نبوت 1374 ھش　　21 - نومبر 1995ء

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

احباب جماعت نے یہ اعلان بھی پڑھ لیا ہو گا کہ "حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جماعت احمدیہ کا 92واں سالانہ جلسہ مورخہ 26'27'28 (فتح 1374 ھش) دسمبر 1995ء بروز منگل بدھ جمعرات ربوہ میں منعقد ہو گا۔ جلسہ سالانہ کے انعقاد کی حکومت سے اجازت حاصل کرنے کی باضابطہ کارروائی کی جارہی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم محض اپنے فضل سے خیروبرکت وکامیابی کے سامان فرمائے۔"

اگر حکومت کی طرف سے اجازت مل گئی تو اللہ تعالیٰ نے چاہا ہمارا جلسہ سالانہ پہلے سے بڑھ چڑھ کر شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہو گا۔ اس کے لئے ہمیں ابھی سے تیاری شروع کر دینی چاہئے۔ اجازت کا انتظار کئے بغیر اپنے اپنے ہاں ہمیں اس کی اس رنگ میں تیاری کرنی چاہئے کہ جونہی اجازت ملے ہم بلا تاخیر اس جلسہ میں شرکت کے لئے روانہ ہو سکیں۔ ایک سو سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے کہ ہماری جماعت سالانہ جلسہ منعقد کر رہی ہے۔ ہم خوب جانتے ہیں کہ اس جلسہ کے لئے کیا تیاری کرنی اور کس طرح تیاری کرنی ہے۔ دور دراز سے آنے والے لوگ اپنے بیوی بچوں کے ساتھ کس طرح مشقت برداشت کر کے ربوہ پہنچتے ہیں اور یہاں جو انتظامات کئے جاتے ہیں ان سے کس طرح تعاون کرتے ہوئے یہاں کی رہائش کے دن بسر کرتے ہیں اور کس ارادے کے ساتھ کس عزم صمیم کے ساتھ یہاں پہنچ کر جلسے کی کارروائی میں بھرپور حصہ لیتے ہیں۔

دو باتیں خاص طور پر ضروری ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہم سفر کو بحفاظت طے کرنے کے لئے ہر ممکن کارروائی کریں۔ اس سفر کے دوران ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنا اعلیٰ کردار ظاہر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔ اور یہاں آکر ہم جلسہ میں کی جانے والی تمام تقاریر کو ذوق و شوق سے سنیں اور یہ سارا عرصہ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے جلسہ کو اور اس جلسہ میں ہماری شرکت کو خیروبرکت کا موجب بنائے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس جلسہ کی سب سے بڑی غرض یہ ہے کہ ہم دعاؤں کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے زیادہ قرب حاصل کریں۔ جو تقاریر سنی جائیں گی وہ بھی اس لئے کہ ان پر عمل کرتے ہوئے ہم اپنی زندگی کو پہلے سے بہتر بنا سکیں۔ یہاں آکر دوستوں سے جو رابطہ پیدا ہوتا ہے یا جو پرانے رابطے مضبوط کئے جاتے ہیں وہ بھی اسی لئے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو اور ہم سب مل جل کر اس کے حضور دعائیں بھی کریں اور اپنے مفوضہ فرائض کی انجام دہی میں آگے سے زیادہ کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم ابھی سے دعائیں شروع کر دیں۔ ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور جب وقت آئے اور خدا کرے کہ یہ وقت ضرور آئے اپنے آپ کو جلسہ سالانہ میں پوری طرح شرکت کرنے کے لئے تیار پائیں اور اس جلسہ سے اس جلسہ کی برکات خود بھی حاصل کریں اور اپنے اہل و عیال اور اپنے دوستوں میں بھی اس کو پھیلائیں خدا کرے ایسا ہی ہو۔

تذکرہ خُدّامِ دیں کا دین ہی کی بات ہے
قلب و جاں کے واسطے ہر بات اِک سوغات ہے
نیکیوں کو نیکیوں کی ہمسفر کر دیجئے
یوں لگے یہ نیکیوں کی دلنشیں بارات ہے

ابوالاقبال

○

تیرے دَر کے گدا کو آرزوئے قیصری کیوں ہو
مقامِ فقر پر تختِ شہی کو برتری کیوں ہو

مِرے اِک بے ریا سجدے پہ تُم دینے لگے جنّت
ہمارے درمیاں تُم ہی کہو سوداگری کیوں ہو

مجھے وہ چاہئے جس سے رگوں میں بجلیاں دوڑیں
بنا دے جو مجھے بے خود وہ تیری دلبری کیوں ہو

گریباں اور بھی یاروں کے ہیں اَے پنجۂ وحشت!
جنونِ عشق میں اپنی ہر پیراہن دری کیوں ہو

اگر جلنا ہی ٹھہرا کشت کا اِک برقِ سوزاں سے
گھٹائیں اس پہ کیوں برسیں وہ باراں سے ہری کیوں ہو

میرے اشعار ان سے بات کرنے کا ذریعہ ہیں
تبسّم! پھر پسند اپنی نہ مجھ کو شاعری کیوں ہو

ڈاکٹر عبدالرشید تبسم

ذیلی تنظیموں کے عہدیداران توجہ فرمائیں!

○ واقفین نو کو ذیلی تنظیموں سے وابستہ کر کے ان کی تربیت کرنے کے بارے میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا:- "واقفین بچوں میں سخت جانی کی عادت ڈالنا نظام جماعت کی اطاعت کی بچپن سے عادت ڈالنا' اطفال الاحمدیہ سے وابستہ کرنا' ناصرات سے وابستہ کرنا' خدام سے وابستہ کرنا بھی بہت ضروری ہے۔

انصار کی ذمہ داری تو بعد میں آئے گی۔ لیکن 15 سال کی عمر تک' خدام کی حد تک تو آپ تربیت کر سکتے ہیں۔ خدام کی حد تک اگر تربیت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر انصار کی عمر میں بگڑنے کا امکان شاذ کے طور پر ہی کوئی ہو گا۔ ورنہ جتنی لمبی نالی سے گولی چلائی جائے اتنی دیر تک سیدھی رہتی ہے۔ خدام کی حد تک اگر تربیت کی نالی لمبی ہو جائے تو خدا کے فضل سے پھر موت تک وہ انسان سیدھا ہی چلے گا۔"

اس لئے ذیلی تنظیموں کے عہدیداران سے گذارش ہے کہ وہ 7 سال یا اس سے بڑی عمر کے تمام واقفین نو کو "اطفال الاحمدیہ" اور تمام واقفات نو کو "ناصرات الاحمدیہ" میں شامل کر کے انہیں ذیلی تنظیموں کا سرگرم رکن بننے کی ٹریننگ دیں اور نظام جماعت کی اطاعت کی ڈالیں۔

(وکالت وقف نو)

قرارداد تعزیت

○ ممبران جماعت احمدیہ جھنگ صدر محترم مولوی محمد اشرف صاحب ممتاز کی وفات پر گہرے دکھ اور رنج کا اظہار کرتے ہیں۔ آپ ضلع جھنگ میں 1979ء سے 1989ء تک 10 سال بطور مربی ضلع تعینات رہے۔ آپ کم گو تھے اور دھیمی طبیعت کے مالک تھے۔ ہر ایک سے خندہ پیشانی سے پیش آتے تھے۔ متوکل انسان تھے۔ محنتی تھے۔ اور اپنے فرائض نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے تھے۔ بطور صائب رائے بزرگ ہونے کے بھی آپ کا ایک مقام تھا۔

آپ کی وفات پر ہم ممبران جماعت احمدیہ جھنگ صدر ان کے پسماندگان کے غم میں شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور ان کے درجات بلند فرماتا رہے۔ اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کی بیوہ اور بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔

مجلس عاملہ و ممبران جماعت احمدیہ جھنگ صدر مربیان و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ ضلع جھنگ

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

اسوہ حسنہ

آنحضرت ﷺ رحمت للعالمین ہو کر آئے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو کل دنیا کے لئے اسوہ حسنہ قرار دیا ہے۔ اس لئے آپ نے جو نمونہ قائم کیا وہی سب سے درست اور اعلیٰ ہے۔ اور اس قابل ہے کہ اس کی نقل کی جائے۔ آپؐ نے اپنے طریق عمل سے بتایا ہے کہ جذبات نفس جو پاک اور نیک ہیں ان کو دبانا تو کسی طرح جائز ہی نہیں بلکہ انکو تو ابھارنا چاہئے اور جو جذبات ایسے ہوں کہ ان سے گناہوں اور بدیوں کی طرف توجہ ہوتی ہو ان کا چھپانا نہیں بلکہ ان کا مارنا ضروری ہے۔ پس اگر تکلف سے ایسی باتیں نہیں کرتے جن کا کرنا دین اور دنیا کے لئے مفید تھا تو ہم غلط کار ہیں۔ اور اگر وہ باتیں جن کا کرنا دین کی رو سے جائز ہے صرف تکلّف اور بناوٹ سے نہیں کرتے ورنہ دراصل ان کے شائق ہیں تو یہ نفاق ہے۔ اگر لوگوں کی نظروں میں عزت و عظمت حاصل کرنے کے لئے اپنے آپ کو خاموش اور سنجیدہ بناتے ہیں تو یہ شرک ہے۔ آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ایسا ایک بھی نمونہ نہیں پایا جاتا جس سے معلوم ہو کہ آپؐ نے ان تینوں اغراض میں سے کسی کے لئے تکلف یا بناوٹ سے کام لیا ہو۔ بلکہ آپؐ کی زندگی نہایت سادہ اور صاف معلوم ہوتی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ اپنی عزت کو لوگوں کے ہاتھوں میں نہیں سمجھتے تھے بلکہ عزت و ذلت کا مالک خدا کو ہی سمجھتے تھے۔

جو لوگ دین کے پیشوا ہوتے ہیں انہیں یہ بہت خیال ہوتا ہے کہ ہماری عبادتیں اور ذکر دوسرے لوگوں سے زیادہ ہوں اور خاص طور پر تصنع سے کام لیتے ہیں تا لوگ نہایت نیک سمجھیں۔...... مگر آنحضرت ﷺ باوجود اس کے کہ سب سے اتقیٰ اور اورع تھے اور آپ کے برابر خشیت اللہ کوئی انسان پیدا نہیں کر سکتا۔ مگر باوجود اس کے آپؐ ان سب باتوں میں سادہ تھے۔ اور آپؐ کی زندگی بالکل ان تکلفات سے آزاد تھی۔ ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

"میں بعض دفعہ نماز میں کھڑا ہوتا ہوں اور ارادہ کرتا ہوں کہ نماز کو لمبا کردوں۔ مگر کسی بچہ کے رونے کی آواز سن لیتا ہوں تو اپنی نماز کو اس خوف سے کہ کہیں میں بچے کو مشقت میں نہ ڈالوں نماز مختصر کر دیتا ہوں۔

کس سادگی سے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہم بچے کی آواز سن کر نماز میں جلد کر دیتے ہیں۔ آج کل کے صوفیا تو ایسے قول کو شائد اپنی ہتک سمجھیں کیونکہ وہ تو اس بات کے اظہار میں اپنا فخر سمجھتے ہیں کہ ہم عبادت میں ایسے مست ہوتے ہیں کہ مجھے کچھ خبر ہی نہیں رہی۔ گویا پاس ڈھول بھی بجتے رہیں تو ہمیں کچھ خیال نہیں آیا مگر آنحضرت ﷺ ان تکلفات سے بری تھے۔ آپ کی عظمت خدا کی دی ہوئی تھی نہ کہ انسانوں نے آپؐ کو معزز بنایا تھا۔ یہ خیال وہی کر سکتے ہیں جو انسانوں کو اپنا عزت دینے والا سمجھتے ہوں۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ سے سوال کیا گیا کہ کیا نبی کریم ﷺ جوتیوں سمیت نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ آپ نے جواب دیا کہ ہاں پڑھ لیا کرتے تھے۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کس طرح تکلفات سے بچتے تھے۔

حضرت ابن مسعود الانصاریؓ سے روایت ہے آپؐ نے فرمایا کہ ایک شخص انصار میں سے تھا اس کا نام ابو شعیب تھا۔ اور اس کا ایک غلام تھا۔ جو قصائی کا پیشہ کرتا تھا۔ اسے انہوں نے حکم دیا کہ تو میرے لئے کھانا تیار کر کہ میں رسول اللہ ﷺ کو چار اور آدمیوں سمیت کھانے کے لئے بلاؤں گا۔ پھر اس نے رسول کریم ﷺ سے بھی کہلا بھیجا۔ کہ حضورؐ کی اور چار آدمیوں کی دعوت ہے جب آپ اس کے ہاں چلے تو ایک اور شخص بھی ساتھ ہو گیا۔ جب آپ اس کے گھر پر پہنچے تو اس سے کہا تم نے پانچ آدمیوں کو بلوایا تھا۔ اور یہ شخص بھی ہمارے ساتھ آ گیا ہے۔ اب بتاؤ اسے بھی اندر آنے کی اجازت ہے یا نہیں۔ اس نے کہا یا رسول اللہؐ اجازت ہے۔ تو آپؐ اس کے سمیت اندر چلے گئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کس طرح بے تکلفی سے معاملات کو پیش کر دیتے۔ شائد آپؐ کی جگہ کوئی اور ہوتا تو چپ ہی رہتا۔ مگر آپؐ دنیا کے لئے نمونہ تھے۔ اس لئے ہر بات میں جب تک خود عمل کر کے نہ دکھاتے مشکل ہوتی۔ آپؐ نے اپنے عمل سے بتا دیا کہ سادگی ہی انسان کے لئے مبارک ہے اور ظاہر کر دیا کہ آپؐ کی عزت تکلف یا بناوٹ سے نہیں تھی اور نہ آپؐ ظاہری خاموشی یا وقار سے بڑا بننا چاہتے تھے۔ بلکہ آپؐ کی عزت خدا کی طرف سے تھی۔

ہماری زندگی‘ ہماری
روح‘ ہماری جان

○ حضرت امام جماعت الثالث فرماتے ہیں۔

کلام الٰہی ہماری زندگی‘ ہماری روح‘ ہماری جان ہمارا سب کچھ ہے۔ اور ہر احمدی خواہ وہ بچہ ہو جوان ہو یا بوڑھا ہو مرد ہو یا عورت اس کو کلام الٰہی سیکھنا چاہئے ہمیں ان کو سکھانا چاہئے۔

(ارشاد امام جماعت الثالث۔ رپورٹ شوریٰ 1965ء

فارسی منظوم کلام

سنگ افتد بر رایں چنیں فرہنگ
کہ ز صدق است دور صد فرسنگ

ترجمہ۔ ایسی عقل پر پتھر پڑیں جو سچائی سے سو کوس دور پڑی ہے۔

گر کنی سوئے نفس خویش خطاب
کہ چسانت گذر شود بجناب

ترجمہ۔ اگر تو اپنے آپ ہی سے پوچھے کہ اس درگاہ میں تیرا گذر کیوں کر ہو۔

خود ندائے بیایدیت ز دروں
کہ ز تائید حضرت بے چوں

ترجمہ۔ تو خود تیرے اندر سے ہی یہ آواز آئے گی کہ خدائے بے نظیر ہی کی تائید سے یہ ہو سکتا ہے۔

ناید اندر قیاس و فہم کسے
کہ شود کار پیل از مگسے

ترجمہ۔ کسی شخص کی عقل و فہم میں یہ بات نہیں آسکتی کہ ہاتھی کا کام ایک مکھی سے ہو۔

پس چہ ممکن کہ ذرۂ امکاں
خود کند کار حق بزور و تواں

ترجمہ۔ پھر یہ کیونکر ممکن ہے کہ مخلوقات کا ایک ذرہ آپ ہی اپنے زور و طاقت سے خدا کا کام کرے۔

شان دادارِ پاک را بشناس
و از چنیں کسرِ شانِ اُو بہراس

ترجمہ۔ خدائے قدوس کی شان کو سمجھ اور اس کی ایسی توہین سے خوف کھا۔

خویشتن را شریکِ اُو سازی
پیشِ اُو دم زنی بانبازی

ترجمہ۔ تو اپنے تئیں اس کا شریک بناتا ہے اور اس کے بالمقابل برابری کا دعویٰ کرتا ہے۔

اینچہ عقل است اے بتر زِ دواب
اینچہ بر فہمِ تُو فتاد حجاب

ترجمہ۔ اے جانوروں سے بھی گئے گذرے انسان یہ کیا عقل ہے؟ تیری سمجھ پر یہ کیسے پردے پڑ گئے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ان اشعار میں اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ صرف عقل انسان کی رہنمائی کے لئے کافی نہیں اگر عقل صحیح راستے پر چلے تو اس کی رہنمائی کر سکتی ہے۔ لیکن اگر وہ سچائی سے دور ہو وہ انسان کی اصل منزل مقصود پر اسے نہیں لے جا سکتی بلکہ اس کا راستہ بھی نہیں بتا سکتی۔ اس راستے کو معلوم کرنے کے لئے حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ انسان خدا تعالیٰ ہی سے پوچھے کیونکہ یہ کام اللہ تعالیٰ کی تائید کے بغیر ممکن نہیں۔ اگر عقل اور سوچ کو اس طرح دیکھا جائے کہ یہی سب کچھ کر سکتی ہے تو یہ مثال سامنے رکھنی چاہئے کہ ہاتھی کا کام ایک مکھی سے نہیں ہو سکتا۔ انسان کی عقل اور سوچ ایک مکھی کا سا وجود رکھتی ہے اور اس کی ہدایت کی ضرورت ہاتھی کی طرح ہے پس انسان کو چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی مدد مانگے اور اسی کی مدد کو اپنی عقل کی رہنما بنائے اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو ایک رنگ میں اللہ تعالیٰ کی توہین کا مرتکب ہوتا ہے کیونکہ وہ اپنے آپ کو خدا کے برابر سمجھتا ہے۔ اس کی ہدایت کی ضرورت محسوس نہیں کرتا اور سوچتا ہے کہ عقل ہی اس کے لئے کافی ہے پس ان اشعار میں آپ نے اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر انسان کی عقل کچھ بھی نہیں کر سکتی۔

اللہ وعدہ فرماتا ہے کہ جو کوئی توبہ کرے گا اس کے گناہ بخش دونگا۔ گناہ کے یہ معنے ہیں کہ انسان دیدہ دانستہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے اور ان احکام کے برخلاف کرے جن کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اور ان باتوں کو کرے جن کے کرنے سے منع کیا ہے۔ گناہ ایسی چیز ہے کہ جس کا نتیجہ اس دنیا میں بد ملتا ہے اور آخرت میں بھی۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

راجہ برہان احمد صاحب کراچی

حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی

حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی کی پیدائش کے بارے میں اندازہ ہے کہ آپ 1830ء میں پیدا ہوئے۔ آپ نے 25 سال کی عمر میں دینی تعلیم کے حصول کے لئے دہلی نقل مکانی کی۔ آپ نے مختلف علوم حاصل کئے جن میں تفسیر' حدیث فقہ اور نحو وغیرہ شامل ہیں۔ یہ وہ علوم ہیں جو دینی ہیں اس کے علاوہ مولوی صاحب طب یونانی میں بھی مہارت رکھتے تھے۔ آپ اردو' فارسی' عربی اور پشتو کے ماہر تھے۔ آپ کو تقریر اور تحریر میں بھی ملکہ حاصل تھا۔ آپ نے جن اساتذہ کی شاگردی اختیار کی ان میں سید نذیر حسین صاحب دہلوی' حضرت مولوی عبداللہ صاحب غزنوی شامل ہیں۔ آپ نے لوگوں کو علم حدیث کی تعلیم بھی دی۔ آپ کے شاگردوں میں حافظ عبدالمنان صاحب وزیر آبادی' مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی' مولوی عبدالرحمان صاحب اور مولوی محمد قاری صاحب جہلمی شامل ہیں۔ اوپر جن شاگردوں کا ذکر کیا گیا ہے ان میں سے بعض احباب کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق بھی ملی۔

چونکہ آپ کے اندر حق کی طلب موجود تھی اس لئے آپ حق کی تلاش میں 1886ء تک کوشاں رہے آخر جب 1886ء میں ہوشیار پور میں حضرت بانی سلسلہ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے حضرت صاحب کو بیعت لینے کی درخواست کی لیکن اس وقت بیعت لینے کا حکم نہیں تھا اس لئے حضرت بانی سلسلہ نے بیعت نہ لی اس طرح جب حضرت بانی سلسلہ نے 1891ء میں دعویٰ کیا تو 26 جولائی 1892ء کو بیعت کر کے حضرت بانی سلسلہ کے خاص مریدوں میں شامل ہو گئے آپ کے ساتھ آپ کے صاحبزادے حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب نے بھی بیعت کی جو 313 رفقاء میں آپ کے ساتھ شامل ہیں اور ان کا نمبر 190 ہے۔ حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب بعد ازاں جہلم کے امیر جماعت کی حیثیت سے جماعت کی خدمت کرتے رہے۔

احمدیت سے اخلاص آپ کو حضرت بانی سلسلہ سے خاص محبت تھی۔ ہر وقت حضرت صاحب پر اپنی جان نچھاور کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ مولوی صاحب ہر سال قادیان تشریف لاتے۔ حضرت بانی سلسلہ جب سیر کر کے واپس آتے تو آپ آگے بڑھ کر ان کے نعلین مبارک (جوتے) اپنی چادر سے صاف کرتے۔

ایک مرتبہ قادیان دارالامان میں حضرت صاحب شہ نشین پر جلوہ افروز تھے اور حقائق و معارف بیان فرما رہے تھے وہاں دوسرے بڑے احباب کے ساتھ مولوی برہان الدین صاحب جہلمی بھی موجود تھے انہوں نے اچانک رونا شروع کر دیا یہاں تک کہ ہچکی بندھ گئی۔ حضرت بانی سلسلہ نے پوچھا کیا بات ہے مولوی صاحب نے اور زور سے رونا شروع کر دیا آخر بار بار پوچھنے اور تسلی دلانے پر مولوی صاحب نے عرض کی "میں پہلے باؤلی شریف والوں کی خدمت کرتا رہا پھر مولوی عبداللہ غزنوی کی خدمت میں رہا اس کے بعد پیر صاحب کوٹھہ شریف کے پاس گیا اور اب آپ کا خادم ہوں۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے جو اس نے مجھے ایمان کی توفیق دی۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے کہ میں دین حق کے لئے قربان کر سکوں" ہم نے سنا تھا کہ (-) مسیح خوب خزانے لٹائے گا اور آپ نے لٹائے لیکن میں تو پھر جھڈو کا جھڈو ہی رہا (یعنی اب تک ناکارہ کا ناکارہ ہوں) یہ کہہ کر پھر چیخیں مار کر رونا شروع کر دیا اس پر حضرت صاحب نے نہایت شفقت سے فرمایا آپ گھبرائیں نہ آپ نے جہاں پہنچنا تھا وہاں پہنچ گئے ہیں۔

(الفضل 17- دسمبر 1945ء)

دو اہم واقعات احمدیت قبول کرنے کے بعد آپ کے ساتھ دو ایسے اہم واقعات گزرے کہ جن کی مثال بہت ہی کم ملتی ہے اور ان واقعات سے آپ کی حضرت بانی سلسلہ اور جماعت احمدیہ کے ساتھ سچی محبت کی دلیل ملتی ہے۔

1904ء میں جب حضرت بانی سلسلہ سیالکوٹ تشریف لے گئے تو آپ بھی سیالکوٹ چلے گئے۔ ایک دن حضرت صاحب خدام کے ساتھ جا رہے تھے کہ ایک بڑھیا نے کھڑکی سے راکھ پھینکی حضرت صاحب تو آگے نکل گئے لیکن راکھ مولوی صاحب پر گر گئی۔ آپ پر محویت طاری ہو گئی اور نہایت خوشی سے فرمانے لگے "پا اے مائی پا" یعنی بڑھیا اور راکھ ڈالو۔

ایک اور موقع پر حضرت بانی سلسلہ سیالکوٹ سے واپس آئے تو آپ حضرت صاحب کو الوداع کہنے کے بعد پیچھے رہ گئے تو چند شریروں نے آپ کو پکڑا آپ کی بے عزتی کی اور یہاں تک کہ پکڑ کر منہ میں گوبر ٹھونس دیا اس وقت بھی مولوی صاحب نے وہ الفاظ کہے جو ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے۔ آپ نے فرمایا "او برھانیا ایہہ نعمتاں کتھوں" یعنی اے برہان الدین یہ نعمتیں روز روز کہاں میسر آتی ہیں۔

آپ کی وفات کسی لمبی بیماری کے بعد نہیں ہوئی آپ رمضان المبارک کی 20 تاریخ "مطابق 19 نومبر 1905ء کو اعتکاف" بیٹھے۔ اعتکاف کے بعد رات کو بخار ہو گیا اگلے دن پھر صحت سنبھل گئی۔ لیکن 2 دسمبر رات کو پھر بخار ہو گیا۔ مگر آپ آدھی رات تک مغرب کی طرف منہ کر کے زبانی کلام الٰہی پڑھتے رہے دو بجے کے قریب آپ سو رہے تھے اور تین بجے پھر اٹھے اور وقت پر صبح کی عبادت کی اور پھر فرمانے لگے۔ کہ دونوں دروازے کھولو مجھے انتظار ہے پوچھا گیا کس کا۔ جواب نہ دیا اور پھر دو دفعہ حاجت ہوئی اور پھر بستر پر لیٹ گئے اور آنکھیں کھولیں۔ اور دو منٹ کے اندر آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ ساڑھے چار بجے شام آپ کا جنازہ پڑھا گیا جس میں تین سو احباب نے شرکت کی اور آپ کو جہلم کے قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

جب مولوی صاحب قادیان جاتے تو حضرت بانی سلسلہ فرماتے "مولوی صاحب آپ کے آنے سے مجھے آرام ملتا ہے" اس کے علاوہ اپنی اس خواہش کا بھی اظہار فرماتے کہ آپ قادیان ہی آجائیں مگر مولوی صاحب عرض کرتے کہ میں نالائق ہوں اس قابل تو نہیں کہ آپ کی کوئی خدمت کر سکوں۔ الٹا اپنا بوجھ آپ پر ڈالوں۔

حضرت بانی سلسلہ نے مولوی صاحب کی وفات پر فرمایا۔

"مولوی صاحب ایک صوفی مشرب آدمی تھے۔ اکثر فقراء اور بزرگوں کی خدمت میں جایا کرتے تھے۔ مولوی عبداللہ صاحب کے استاد کے پاس بھی ایک مدت تک رہے تھے۔ ان کو ایک فقر کی چاشنی تھی۔ قریباً ۲۲ برس سے میرے پاس آیا کرتے تھے۔ پہلی دفعہ جب آئے تو میں ہوشیار پور میں تھا اس جگہ میرے پاس پہنچے۔ ایک سوزش اور جذب ان کے اندر تھا اور ہمارے ساتھ ایک مناسبت رکھتے تھے۔ (-) ایک صوفیانہ مذاق رکھتے تھے۔

(بدر 8 دسمبر 1908 صفحہ 7 کالم 3-2)

خدا تعالیٰ مولوی صاحب کے درجات بلند فرمائے۔ (تشحیذ الاذہان نومبر 1995ء)

حضرت امتہ الحی صاحبہ

ستارہ مظفر اپنی کتاب ہراول دستہ میں حضرت سیدہ امتہ الحی صاحبہ کے متعلق مزید کہتی ہیں:-

حضرت سیدہ امتہ الحی صاحبہ ہی کی سعی وکوشش سے جلسہ سالانہ پر عورتوں کے لئے علیحدہ اور باقاعدہ قیام و طعام اور تقریروں کا انتظام ہوا۔ اس سے پہلے ایسا نہیں تھا۔ آپ جلسہ سالانہ پر تقاریر بھی کرتی رہیں۔ لجنہ کے رسائل میں مضامین بھی لکھتی رہیں حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں کہ عورتوں میں خطبہ۔ لیکچر۔ سوسائٹیاں۔ اور ہر ایک خیال جو عورتوں کے متعلق ہو سکتا ہے اس کی محرک وہی تھیں۔ بعض دفعہ محبت کے رنگ میں مجھ سے ناراض ہو جاتیں کہ آپ عورتوں کی طرف پوری توجہ نہیں کرتے۔

ایک مرتبہ آپ لجنہ کا کام کر رہی تھیں۔ فرش پر چاندنی بچھی تھی۔ ادھر ادھر لجنہ کے رجسٹر بکھرے پڑے تھے۔ اور آپ کوئی سرکلر لکھنے میں محو تھیں۔ گھر کی خادمہ نے آکر دریافت کہا کہ ہنڈیا چولہے پر چڑھا دوں۔ فرمانے لگیں۔ مائی پہلے (عبادت) کر لو پھر ہنڈیا چڑھا دو۔ (عبادت) سے فراغت کے بعد آئی تو کہنے لگی۔ کہ بی بی جی سارا گوشت تو بلی کھا گئی اب کیا کروں۔ آپ نے بغیر ماتھے پر بل ڈالے یا خادمہ کو جھڑکے فرمایا کوئی بات نہیں۔ مونگی کی دال پکا لو۔ اتنے میں حضرت امام جماعت الثانی بھی تشریف لے آئے آپ نے ان کی طرف دیکھا کہ مونگی کی دال پر خاوند کے تاثرات کیا ہیں۔ قدر دان شوہر یوں گویا ہوئے دال پکا لو۔ امتہ الحی کے گھر کی مونگی کی دال بھی مجھے قورما پلاؤ سے زیادہ عزیز ہوتی ہے۔ آپ بھی خوب سمجھتے تھے۔ کہ انہیں تو خدمت دین سے فرصت نہیں۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ میں یہ نہیں جانتا تھا کہ یہ میری نیک نیتی اور اپنے استاد اور آقا کی خواہش پورا کرنے کی آرزو ایسے اعلیٰ درجے کے پھل لائے گی اور میرے لئے ایسے راحت کے سامان پیدا ہوں گے۔ مجھے بہت سی شادیوں کے تجربے ہیں اور میں نے خود بھی کئی شادیاں کی ہیں۔ اور بحیثیت ایک جماعت کے امام ہونے کے ہزاروں شادیوں سے میرا تعلق ہے۔ اور ہزاروں واقعات مجھ تک پہنچتے رہتے ہیں۔ مگر میں نے عمر بھر کوئی ایسی کامیاب اور خوش کرنے والی شادی نہیں دیکھی جیسی میری یہ شادی تھی۔ وہ مجھ سے اس قسم کا عشق رکھتی تھیں کہ شائد کسی خاوند کو ایسی محبت کرنے والی بیوی ملی ہو۔

آپ کے اندر ایک ایسا ایمان تھا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ پر ایسا یقین تھا دین حق کی صداقت پر جو ایمان اور یقین بہت کم عورتوں میں پایا جاتا ہے۔ میں نے ہمیشہ ان کے ایمان کو (امامت) کے متعلق ایسا مضبوط پایا کہ بہت کم مردوں میں ایسا ہوتا ہے۔

غرض یہ گوہر نایاب حضرت امام جماعت الثانی کی ماہرانہ تراش خراش سے غیر معمولی تابناکی حاصل کرتا گیا۔ آپ نے حصول تعلیم مستورات سے متعلق دینی مشاغل اور سرگرمیوں میں اپنے نحیف و نزار جسم کو بالکل ہی پگھلا دیا۔ انہوں نے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظارت اصلاح وارشاد (وقف عارضی)

وقف عارضی کی تحریک

کلام الٰہی کی ترویج اور جماعتی تربیت کے معیار کو بلند کرنے کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے 1966ء میں وقف عارضی کی تحریک فرمائی تھی اس کا مقصد بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

"وقف عارضی کی جو تحریک ہے اس کا بڑا مقصد بھی یہ تھا اور ہے کہ دوست رضا کارانہ طور پر اپنے خرچ پر مختلف جماعتوں میں جائیں اور وہاں کلام الٰہی سیکھنے سکھانے کی کلاسز کو منظم کریں اور منظم طریق پر وہاں کی جماعت کی اس رنگ میں تربیت ہو جائے کہ وہ کلام الٰہی کا جوأ بشاشت سے اپنی گردن پر رکھیں اور دنیا کے لئے نمونہ بن جائیں۔"

حضرت صاحب پھر فرماتے ہیں کہ

"وقف عارضی کی ضرورت بہت ہے بات یہ ہے کہ جماعت کا ایک حصہ بھول گیا ہے کہ افراد جماعت خود مربی سلسلہ ہیں اور مربیوں کی تعداد میں جو تھوڑا سا اضافہ ہوا ہے۔ وہ کافی نہیں۔ جماعت سمجھتی ہے کہ اصلاح وارشاد کا کام مربیوں کا ہے حالانکہ ہر احمدی کو بڑی توجہ کے ساتھ اصلاح وارشاد کا کام کرنا چاہئے۔ یہ توجہ پیدا کرنے کے لئے اور جماعت میں اصلاح و ارشاد کا شوق پیدا کرنے کے لئے میں نے عارضی وقف کی سکیم جاری کی ہے۔ اس میں روحانی فوائد بھی ہیں اور جسمانی فوائد بھی"

واقف عارضی کو جو فائدہ پہنچتا ہے اس کا ذکر حضرت صاحب کے الفاظ میں یوں ہے۔

"تحریک وقف عارضی کا دوسرا بڑا فائدہ یہ ہے۔ کہ جو لوگ وقف عارضی پر جاتے ہیں ان کو اپنے نفس کا بعض پہلوؤں سے محاسبہ کرنا پڑتا ہے جانے سے قبل انہیں اپنی بعض کمزوریوں کی طرف توجہ ہو جاتی ہے اور دعاؤں کی طرف ان کی توجہ مائل ہو جاتی ہے۔ یعنی وقف عارضی پر جو جانے کی تیاری ہے اس کا بڑا حصہ یہ ہے کہ وہ دعاؤں کی طرف متوجہ ہوتے اور اپنی دینی معلومات میں اضافہ کرتے یا انہیں تازہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جانے سے پہلے کتب کا زیادہ مطالعہ کرتے ہیں اور کچھ کتب اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ وہ سوچتے ہیں اور اپنی عقلوں اور کمزوریوں پر نگاہ رکھتے ہیں اور انہیں دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے اندر یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ جب وہ دوسری جگہ جائیں تو لوگوں کے لئے نیک نمونہ بنیں' ان کے لئے ٹھوکر کا باعث نہ بنیں چنانچہ وقف عارضی کے وفود نے دعاؤں کی برکات سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔"

وقف عارضی کی کم از کم مدت کا تعین آپ نے خود ہی یوں فرمایا:۔

"میں جماعت میں تحریک کرتا ہوں، کہ وہ دوست جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے سال میں دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں اور انہیں جماعت کے مختلف کاموں کے لئے جس جس جگہ بھجوایا جائے وہاں وہ اپنے خرچ پر جائیں اور ان کے لئے وقف شدہ عرصہ میں سے جس قدر عرصہ انہیں وہاں رکھا جائے اپنے خرچ پر رہیں اور جو کام ان کے سپرد کیا جائے اسے بجا لانے کی پوری کوشش کریں"

پانچ ہزار واقفین کی ضرورت

حضرت صاحب نے فرمایا "جماعت کو بڑے زور کے ساتھ اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے کم از کم پانچ ہزار واقفین کی ضرورت ہے جو ہر سال دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں"

نیز آپ نے فرمایا۔ "امراء اضلاع کو اس طرف فوری توجہ دینی چاہئے۔ امراء اضلاع جماعت کے مستعد اور مخلص احباب کو اپنی ذمہ داری کی طرف متوجہ کریں تا زیادہ سے زیادہ احمدی اس مقصد میں (وقف عارضی میں ناقل) کے پیش نظر اور خدمت دین کے لئے اپنے وقت کا ایک تھوڑا اور حقیر سا حصہ پیش کریں۔"

عام تلقین کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا۔

"مربیوں کو بھی چاہئے اور عام عہدیداران کو بھی چاہئے بلکہ ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ وقف عارضی میں شامل ہو۔ اس میں شک نہیں کہ یہ ایک قربانی کی راہ ہے اور یہ راہ تنگ ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ قربانی کی راہوں پر چلے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے۔"

اس تحریک کی کامیابی کی خوشخبری سناتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا۔

"گذشتہ پیر (یکم اگست 1966ء ناقل) کے دن ظہر کی (عبادت) پڑھا رہا تھا اور تیسری رکعت کے قیام میں تھا تو مجھے ایسا معلوم ہوا کہ کسی غیبی طاقت نے مجھے اپنے تصرف میں لے لیا ہے اور اس وقت مجھے تفہیم ہوئی کہ جو نور میں نے اس دن دیکھا تھا وہ (کلام الٰہی) کا نور ہے جو (وقف عارضی) کی سکیم کے ماتحت دنیا میں پھیلایا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مہم میں برکت ڈالے گا اور انوار (کلام الٰہی) اسی طرح زمین پر محیط ہو جائیں گے جس طرح اس نور کو زمین پر محیط ہوتے دیکھا ہے۔

پس ہماری دلی دعا ہے کہ "اے زمین و آسمان کے نور۔ تو ایسے حالات پیدا کر دے کہ دنیا کا مشرق بھی اور دنیا کا مغرب بھی' دنیا کا جنوب بھی اور دنیا کا شمال بھی نور کلام الٰہی سے بھر جائے اور سب شیطانی اندھیرے ہمیشہ کیلئے دور ہو جائیں"

عطیہ ظفر نیو جرسی امریکہ

یاد رفتگان

محترمہ منظور بیگم صاحبہ

بے جی محترمہ منظور بیگم صاحبہ (1920ء۔ 1995ء) کی زندگی پر ایک طائرانہ نظر ڈالنے سے ان کی برکتوں والی شخصیت کے جو زیادہ نمایاں پہلو سامنے آتے ہیں وہ ان کا بے جی کہلانا' سلسلہ عالیہ سے والہانہ جذباتی لگاؤ' مہمان نوازی' تیمارداری اور ظاہری و باطنی صفائی سے عشق ہیں۔

بے جی کا لقب بذات خود ہی ان کی زندگی کی تصویر سامنے لے آتا ہے۔ ہمارے معاشرے میں یہ لفظ صرف ایسی ہستیوں کے لئے استعمال ہوتا ہے جن کی تقدیس' شفقت اور محبت غیر متنازعہ ہوتی ہے اور عموماً عمر رسیدہ لوگوں کے لئے مخصوص ہوتا ہے۔ ہماری امی کو یہ لقب عین جوانی میں نصیب ہوا۔ جب سے میں نے ہوش سنبھالا میں نے اپنے پرائے سب کو انہیں اس نام سے مخاطب کرتے سنا اور انہوں نے پینتالیس سال اس لقب کی تقدیس کو شایان شان طریق سے نبھایا۔

بے جی پیدائشی احمدی تھیں۔ وصیت کی سعادت دونوں میاں بیوی کو سال 1962ء میں نصیب ہوئی۔ زندگی بھر جلسہ ہائے سالانہ پر مرکز میں مہمانان سلسلہ عالیہ کی خدمت کی اور باقی سال بھر اپنے گھر میں مواقع تلاش کر کر کے سعادت حاصل کرتی رہیں۔

بے جی ان نادر الوجود لوگوں میں سے تھیں جو پیدائشی اور فطرتاً میزبان ہوتے ہیں۔ مہمان کے طور پر بھی کہیں جاتیں تو خدمت ہی کرتی نظر آتیں اور یہ اندازہ کرنا مشکل ہوتا کہ میزبان کون ہے اور مہمان کون۔ ملازموں کے ساتھ تعلق اس قسم کا تھا کہ خادم اور مخدوم میں تمیز کرنا مشکل تھا۔ لاہور میں 1950ء اور 1960ء کے دہاکوں میں جب چوبرجی کوارٹرز میں رہائش پذیر تھیں تو اتوار کی ہفتہ وار چھٹی کے روز ہمارے ہاں عزیز و اقارب اور تعلق والے خاندانوں کے طالب العلموں اور طالبات کا ہجوم ہوا کرتا تھا۔ کوئی میلے کپڑے اٹھائے چلا آ رہا ہے تو کوئی ہفتہ بھر کی ہوسٹلوں کی غذائیت کی کمی پورا کرنے اور منہ کا ذائقہ بدلنے۔ کوئی محض شفقت' محبت اور دعا کی خاطر۔ وہ ماتھے پر بل لائے بغیر سب کی ضروریات پورا کرتی تھیں۔ ہم تین بہنیں بھی اس زمانے میں طالبات تھیں اور عمر کے اس حصے میں ہفتہ وار ہجوم کی خدمت کرنا اپنی نادانی کے باعث نہ صرف غیر ضروری پیچیدگی سمجھتی تھیں بلکہ کبھی کبھار اس کا اظہار بھی کر دیتی تھیں۔ لیکن آفرین ہے ان پر انہوں قول سے کم اور عمل سے ہمیشہ ہمیں ہماری اولین زندگیوں میں ہی مہمان داری کے تقدس اور آداب ذہن نشین کروا دیئے نتیجتاً ہم چاروں بھائی بہنوں کے خون میں تو مہمان داری تھی ہی فطرت میں بھی رچ گئی۔ انہیں کا فیض ہے کہ ہمارے ہاں مہمان داری فرض یا مجبوری سمجھ کر نہیں کی جاتی بلکہ سعادت سمجھی جاتی ہے جو نصیب والوں کے حصے میں آتی ہے بزور بازو حاصل نہیں کی جا سکتی۔

تیمارداری کا پہلو اس حد تک ان کی بھرپور زندگی کا حصہ رہا ہے کہ آج سے نصف صدی قبل جب آج کی متعدی لیکن بآسانی قابل علاج بیماریاں مہلک تصور کی جاتی تھیں اس زمانہ بھی وہ عزیز و اقارب کے علاوہ محض ملنے جلنے والوں اور اڑوس پڑوس کے مریضوں کی تیمارداری نہایت تن دہی سے مواقع بلکہ بہانے ڈھونڈ ڈھونڈ کر کرتی تھیں۔ خطرات کی نشان دہی کرنے والوں کو جواباً کہا کرتی تھیں کہ جس ہستی کی مخلوق کی خدمت کی خاطر جس نیت سے جاتی ہوں وہ بخوبی میری حفاظت کر سکتا ہے اور کرے گا۔ مجھے کچھ نہیں ہو گا اور کبھی بھی کچھ نہیں ہوا۔

ظاہری اور باطنی صفائی سے عشق جنون کی حد تک تھا۔ گندگی تو دور کی چیز ہے میلا پن اپنے گھر تو کجا کہیں بھی نہیں دیکھ سکتی تھیں۔ اپنے کپڑے خواہ پاکستان میں ہوں یا امریکہ میں اپنے ہاتھ سے خود الگ سے دھوتی تھیں۔ واشنگ مشین میں اس وہم سے حتی الوسع سے نہ ڈالتی تھیں نہ ڈالنے دیتی تھیں کہ نہ جانے کیا ان کے کپڑوں کو لگ جائے۔ صفائی اور پاکیزگی کے ساتھ اپنی محبت کو ساری عمر نبھایا اور اولاد در اولاد کو اس نعمت سے بھی نواز کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔

نیک اعمال دعا کو طاقت بخشتے ہیں

محض دعا کے لفظوں کی بات نہیں ہوا کرتی خدا کی نظر دعا کی گہرائی پر پڑتی ہے۔ دل میں کتنی گہرائی سے اٹھی ہے کس جذبے کے ساتھ اٹھی ہے۔ کس درد کے ساتھ اٹھی ہے کس اخلاص اور ایثار کی روح کے ساتھ اٹھی ہے۔ یہ ساری باتیں ہیں جو دعا کو طاقت بخشتی ہیں اور پھر نیک اعمال دعا کو طاقت بخشتے ہیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان ....

مبشر احمد طارق مربی سلسلہ

مکرم ملک ممتاز احمد صاحب

خاکسار کو دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں محترم ملک ممتاز احمد صاحب امیر ضلع چکوال کے ساتھ ایک لمبا عرصہ تعلق رہا اور ہر ماہ چند یوم آپ کے ساتھ گزارنے کا موقعہ ملا آپ کی شخصیت میں انکساری ' سلسلہ کی محبت ' امامت سے عشق اور انفاق فی سبیل اللہ جیسے اوصاف اپنے کمال کو پہنچے ہوئے تھے۔ آپ کی بعض بے ساختہ باتوں کو سن کر اپنے آپ میں شرمندگی کا احساس ہوتا تھا کہ آپ کی سوچ کس قدر کھری ہے۔ معاملہ فہمی میں آپ کا فیصلہ ہمیشہ صائب ہوتا۔ جماعتوں میں اختلافات مٹانے کے لئے ہمیشہ آپ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قول ' سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کرو' کا مظاہرہ کیا سلسلہ کے لئے ہر ماہ قربانی میں آپ نے بغیر حساب کئے حصہ لیا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کے دور امارت میں ضلع میں بہت ہی سازگار ماحول قائم ہو چکا تھا۔

دل کی تکلیف کے باوجود روزانہ دفتر میں جماعتی امور کے نمٹانے کے لئے وقت دیتے۔ ہر جماعت میں ڈش کی عظیم قربانی۔ ہر جماعت میں فون کا رابطہ آپ کی رہتی دنیا تک یادگار قربانیاں ہیں۔ آپ کی خواہش تھی کہ ہر جماعت میں میٹنگ کے لئے الگ دفتر قائم کرنا ہے جو کہ زندگی میں پوری نہ ہو سکی۔ امید ہے کہ ان کے لواحقین اس خواہش کی تکمیل فرمادیں گے۔

آپ کو دل کی تکلیف تھی جو جان لیوا ثابت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کے تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور آپ کے جاری کردہ مبارک منصوبوں کو ہمیشہ آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز ۔ ربوہ

مسل نمبر 30274 میں مبارکہ نسرین زوجہ سید عبدالصمد صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن B-933 فیصل ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 95-5-23 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) حق مہر وصول شدہ۔/40000 روپے۔ (2) مکان B-933 واقع فیصل ٹاؤن لاہور مالیتی۔/700000 روپے۔ (3) زیورات طلائی 8 تولہ مالیتی ۔/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/500 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ مبارکہ نسرین B-933 فیصل ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر1 سید عبدالصمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 سلمان نعیم B-689 فیصل ٹاؤن لاہور۔

مسل نمبر 30275 میں سکینہ بی بی بیوہ محمد اسماعیل صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عبداللہ پور ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 94-11-4 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) نقد رقم۔/4000 روپے۔ (2) طلائی بالیاں وزنی نصف تولہ مالیتی۔/2500 روپے۔ (3) 1 ایکڑ زمین مالیتی پچاس ہزار کا 1/8 حصہ 6250 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں اور مبلغ ۔/300 صد روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سکینہ بی بی مکان نمبر 2/46 گلی نمبر 25 ساکن عبداللہ پورہ ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر1 محمد یونس بھٹی نگران حلقہ عبداللہ پور ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر2 محمد الیاس عبداللہ پور ضلع فیصل آباد۔

مسل نمبر 30276 میں خواجہ محمد ابراہیم بٹ ولد خواجہ عبداللہ جان بٹ قوم بٹ پیشہ دوکانداری عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جڑانوالہ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 95-6-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان برقبہ ڈیڑھ مرلہ واقع فیصل آباد روڈ جڑانوالہ بالمقابل بیت احمدیہ جڑانوالہ مالیتی ایک لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ پندرہ صد روپے ماہوار بصورت دوکانداری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد خواجہ محمد ابراہیم بٹ مکان بالمقابل بیت الاحمدیہ فیصل آباد روڈ جڑانوالہ گواہ شد نمبر1 بشارت احمد صدیقی کارکن دفتر الوصیت داماد موصی گواہ شد نمبر2 عبدالاعلیٰ نجیب وصیت نمبر 25827۔

مسل نمبر 30277 میں زبیدہ بیگم زوجہ مکرم خواجہ محمد ابراہیم بٹ قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جڑانوالہ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 95-6-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) زیور طلائی دو تولہ مالیتی آٹھ ہزار روپے (2) سلائی مشین مالیتی ایک ہزار روپے (3) حق مہر آٹھ سو روپے کل جائیداد نو ہزار آٹھ سو روپے اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ زبیدہ بیگم مکان بالمقابل بیت الاحمدیہ فیصل آباد روڈ جڑانوالہ گواہ شد نمبر1 بشارت احمد صدیقی کارکن دفتر الوصیت داماد موصیہ گواہ شد نمبر2 عبدالاعلیٰ نجیب وصیت نمبر 25827۔

مسل نمبر 30278 میں صابرہ سلطانہ زوجہ مکرم چوہدری غلام نبی چٹھہ قوم چٹھہ پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت 1965ء ساکن چک نمبر 126/ ر۔ب ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 95-6-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) زیورات طلائی پونے پانچ تولہ مالیتی بائیس ہزار دو صد گیارہ روپے اور حق مہر ساڑھے بتیس روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ صابرہ سلطانہ چک نمبر 126/ ر۔ب سالار والا ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر1 محمد اکرم محمود مربی سلسلہ وصیت نمبر 27533 گواہ شد نمبر2 غلام نبی چٹھہ خاوند موصیہ۔

مسل نمبر 30279 میں زاہدہ نصیر زوجہ نصیر احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کرونڈی ضلع خیرپور سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-3-13 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) زیورات طلائی وزنی 5 تولہ مالیتی بیس ہزار روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند محترم دس ہزار روپے (3) کل جائیداد مالیتی تیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ زاہدہ نصیر زوجہ نصیر احمد بک سٹور کرونڈی تحصیل پکا چانگ ضلع خیرپور سندھ گواہ شد نمبر1 طارق محمود مربی سلسلہ گواہ شد نمبر2 مبارک محمود احمد وصیت نمبر 26605۔

مسل نمبر 30280 میں نذیر احمد ولد چوہدری دولت خان قوم راجپوت پیشہ کاشتکاری عمر 63 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کالیکے ناگرے ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 95-5-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) زرعی زمین چاہی 5 پانچ ایکڑ واقع کالیکے ناگرے ضلع سیالکوٹ مالیتی پانچ لاکھ روپے (2) انجن پیٹر کا 1/2 حصہ مالیتی نو ہزار روپے (3) مکان مشتمل بر ایک کمرہ کچا و پکا مالیتی پچیس ہزار روپے اور ایک بھینس شیردار مالیتی بارہ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ پندرہ ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نذیر احمد ساکن کالیکے ناگرے P.O آدم کے ناگرے ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 نور

خلافت لائبریری ربوہ

احمد صدر جماعت احمدیہ کالیکے ناصر ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر2 محمد صدیق ناصر سیکرٹری مال کالیکے ناصر۔

مسل نمبر30281 میں عبدالقیوم شہزاد ولد عبدالقدوس صاحب قوم کیرالہ پیشہ ملازمت عمر29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فاروق کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 95-8-11 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ چوبیس سو روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالقیوم شہزاد 132/11/A فاروق کالونی اورنگی نمبر11 کراچی گواہ شد نمبر1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی گواہ شد نمبر2 محمد یعقوب ولد عبدالرحمان صاحب رحیم شاہ کالونی سیکٹر نمبر11 اورنگی کراچی۔

مسل نمبر30282 میں قانتہ مبشر زوجہ مبشر احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 95-3-31 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیورات طلائی وزنی ساڑھے بائیس تولہ مالیتی نوے ہزار روپے (2) انگوٹھیاں دو عدد ہیرے کی مالیتی بارہ ہزار روپے (3) حق مہر تیس ہزار روپے کل جائیداد ایک لاکھ بتیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ قانتہ مبشر حال 4/6/16-A آرٹس سکول روڈ کوئٹہ گواہ شد نمبر1 نصیر احمد فاروقی کوئٹہ گواہ شد نمبر2 مبشر احمد خاوند موصیہ۔

مسل نمبر30283 میں فوزیہ راشد زوجہ راشد علی خان قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 95-4-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی بارہ تولہ مالیتی اڑتالیس ہزار روپے اور حق مہر تیس ہزار روپے کل جائیداد اٹھتر ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ فوزیہ راشد محمد علی سٹیشنری فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ گواہ شد نمبر1 عبدالقیوم سیٹلائٹ ٹاؤن کوئٹہ گواہ شد نمبر2 نصیر احمد فاروقی نہال سنگھ سٹریٹ کوئٹہ۔

مسل نمبر30284 میں عطیۃ اللطیف زوجہ ڈاکٹر مقصود احمد صاحب قوم شیخ پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لطیف آباد ضلع حیدر آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 95-6-2 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر ذمہ خاوند محترم ایک لاکھ بیس ہزار روپے اور زیورات طلائی وزنی 35 گرام مالیتی چودہ ہزار آٹھ سو روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عطیۃ اللطیف C 167 بیت الظفر لطیف آباد نمبر6 ضلع حیدر آباد گواہ شد نمبر1 نصیر الدین انجم وصیت نمبر25715 مربی سلسلہ گواہ شد نمبر2 مبشر احمد والد موصیہ۔

مسل نمبر30285 میں عبدالمجید زاہد ولد عبدالعزیز قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنری ضلع عمرکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 95-5-28 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ چار دوکانیں اور ایک فلیٹ برقبہ 30X30 فٹ واقع سٹیشن روڈ کنری ضلع عمرکوٹ مالیتی تین لاکھ روپے کا 1/3 حصہ اور مکان رہائشی واقع امیر آباد کنری ضلع عمرکوٹ کا 1/3 حصہ سندھ مالیتی دو لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 55200 روپے سالانہ بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالمجید زاہد کاشانہ عزیز امیر آباد کنری ضلع عمرکوٹ سندھ گواہ شد نمبر1 عبدالماجد اسد امیر آباد کنری سندھ گواہ شد نمبر2 محمد ساجد بھٹی کنری سندھ۔

مسل نمبر30286 میں امتہ القیوم تبسم زوجہ عبدالمجید زاہد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنری ضلع عمرکوٹ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 95-5-28 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیورات طلائی وزنی سو گرام مالیتی چالیس ہزار روپے (2) زیورات نقرئی مالیتی پانچ صد روپے (3) حق مہر دس ہزار روپے اور گھڑی مالیتی سات سو پچاس روپے کل جائیداد اکاون ہزار دو سو پچاس روپے اس وقت مجھے مبلغ چار سو روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ القیوم تبسم کاشانہ عزیز امیر آباد کنری ضلع عمرکوٹ سندھ گواہ شد نمبر1 عبدالمجید زاہد مسل نمبر30285 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 عبدالماجد اسد محلہ امیر آباد کنری سندھ۔

مسل نمبر30287 میں اللہ دتہ طاہر ولد سلطان قوم آرائیں پیشہ معلم وقف جدید عمر25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر319/H-R ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 95-7-29 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پلاٹ برقبہ دس مرلہ واقع نصرت آباد ربوہ مالیتی تیس ہزار روپے اور گھڑی کلائی مالیتی پانچ صد روپے کل جائیداد تیس ہزار پانچ سو روپے اس وقت مجھے مبلغ 1900 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد اللہ دتہ طاہر چک نمبر 319/H-R ضلع بہاولنگر حال معلم وقف جدید نگرپارکر ضلع تھرپارکر گواہ شد نمبر1 مبارک احمد شاہ وصیت نمبر18400 گواہ شد نمبر2 محمد احمد فیض وصیت نمبر16589۔

مسل نمبر30288 میں اختر بیگم بیوہ چوہدری محمد یعقوب صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر72 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 4/2 دارالبرکات ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 95-9-13 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر پانچ صد روپے (2) زیورات طلائی ایک تولہ مالیتی چار ہزار سات سو روپے (3) نقد رقم اٹھائیس ہزار روپے (4) ترکہ والد صاحب برقبہ ساڑھے تیرہ کنال واقع موضع چوہدریاں والا چک نمبر108/ر-ب ضلع فیصل آباد 48300 روپے (5) ترکہ والد صاحب برقبہ نو کنال واقع چک نمبر185/ر-ب ضلع فیصل آباد بیالیس ہزار روپے اور ترکہ خاوند برقبہ چوبیس کنال ساڑھے پانچ مرلہ واقع چک نمبر103/M-L ضلع لیہ ایک لاکھ چودہ ہزار روپے کل جائیداد مالیتی دو لاکھ ستائیس ہزار پانچ سو روپے اس وقت مجھے مبلغ چار ہزار سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ اختر بیگم بیوہ چوہدری محمد یعقوب 4/2 دارالبرکات ربوہ گواہ شد نمبر1 چوہدری نذیر احمد وصیت نمبر6296- 4/2 دارالبرکات ربوہ ناظر زراعت ربوہ گواہ شد نمبر2 چوہدری نعیم احمد وصیت نمبر25460۔

بقیہ صفحہ 4

نہ کھانے پینے نہ پہننے کی پرواہ کی بلکہ نہایت سادہ اور ہر قسم کے تکلف سے پاک زندگی بسر کی۔ دین کی خاطر تن من دھن کی بازی لگا دی۔ خدا تعالیٰ کی مشیت کے پورا ہونے کا وقت آگیا۔ اور اپنی جان بھی اس راہ میں پیش کر دی۔ آپ بیمار تھیں بیماری بڑھتی گئی۔ 8۔ نومبر کو آپ کے ہاں بیٹا پیدا ہوا۔ لیکن کمزوری اور بیماری بڑھتی گئی۔ آخر دس دسمبر 1924ء کو 23 سال کی عمر میں آپ نے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔

حضرت امام جماعت الثانی نے دس سال کے عرصہ میں عورتوں کی تعلیم و تربیت کے جس عظیم مقصد کے لئے آپ کو تیار کیا تھا۔ افسوس وہ سیدہ محترمہ کی وفات سے پورا نہ ہو سکا۔ آپ نے فرمایا۔

"دین حق سے اس قدر محبت رکھتی تھیں اور سلسلہ کی علمی ترقی کی ان کے دل میں اس قدر تڑپ تھی۔ کہ میرے نزدیک ساری جماعت میں اس قسم کی کوئی عورت موجود نہیں۔"

روزنامہ الفضل نے لکھا۔

سیدہ امتہ الحی صاحبہ کی وفات نے سلسلے کی خواتین میں ایسی جگہ خالی کی ہے کہ اس کا بدل نظر نہیں آتا۔ یہ موت ایک عالم کی موت ہے۔

لجنہ اماء اللہ نے آپ کی یاد میں ایک لائبریری امتہ الحیٔ کے نام سے قائم کی۔ جو اب تک ربوہ میں قائم ہے اور صدقہ کے طور پر دینی تعلیم حاصل کرنے والی ایک لڑکی کا وظیفہ لجنہ نے جاری کیا۔

عطیۂ خون
خدمت بھی
عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

خلافت لائبریری ربوہ

خبریں

ربوہ : 20- نومبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 13 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 25 درجے سنٹی گریڈ

○ اسلام آباد میں واقع مصری سفارتخانہ میں دو ہولناک بم دھماکوں کے نتیجہ میں 20- افراد ہلاک اور 90 سے زائد شدید زخمی ہو گئے۔ سفارت خانہ کھنڈر بن گیا۔ گاڑیوں کے پرخچے اڑ گئے۔ مصری سفیر بھی زخمی ہو گئے۔ انسانی اعضاء ہر طرف بکھر گئے۔ طاقت ور بم پھٹنے کی گونج سے نزدیکی دفاتر خارجہ' سپریم کورٹ' پارلیمنٹ ہاؤس' ایوان صدر اور بلیو ایریا تک واقع عمارتوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔ فوج نے دھماکوں کے بعد فوری طور پر عمارت کو گھیرے میں لے لیا۔ اسلام آباد میں ایمرجنسی نافذ کردی گئی ہے۔ اور حفاظتی انتظامات سخت کر دیئے گئے ہیں۔

○ صبح دس بج کر 55 منٹ پر سفارت خانہ میں کھڑی گاڑی میں کم شدت کا دھماکہ ہوا۔ اس کے فوراً بعد دوسرا ہولناک دھماکہ صدر دروازے پر کھڑی ویگن میں ہوا۔ دھماکے کی جگہ پر 20 فٹ گہرا اور 30 فٹ چوڑا گڑھا بن گیا۔ ویزا سیکشن مکمل تباہ ہو گیا۔ مرنے والوں میں سے کئی افراد ویزا کے حصول کے لئے آئے تھے۔ بتایا گیا ہے پھٹنے والا بم 100 کلو سے زائد وزن کا تھا۔

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے ہدایت کی ہے کہ مصری سفارت خانے میں دھماکہ کے مجرموں کی گرفتاری کے لئے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی جائے۔ وزیر اعظم کی ہدایت پر وفاقی وزیر تعلیم خورشید شاہ اور قانون کے وزیر مملکت رضا ربانی موقع پر پہنچے اور حکومت کی طرف سے مصری سفیر کے ساتھ گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔

○ مصری انتہا پسند تنظیم الجماعۃ الاسلامیہ نے اسلام آباد میں مصری سفارت خانہ میں بم دھماکوں کی ذمہ داری قبول کرلی ہے۔ قاہرہ میں ایک نیوز ایجنسی کے دفتر فون کر کے اس انتہا پسند تنظیم نے ذمہ داری قبول کرنے کا اعلان کیا ہے۔ یہ تنظیم 1991ء سے حکومت کا تختہ الٹنے کے لئے پر تشدد کارروائیاں کر رہی ہے۔ جن میں 900 سے زائد افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ اسلام آباد میں دھماکہ کے بعد اس تنظیم کے بیرون ملک حملوں کی تعداد چار ہو گئی ہے۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ مصری سفارت خانہ میں دھماکہ دہشت گردی ہے اور ہم نے ہمیشہ دہشت گردی کی مذمت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مصری سفارت خانہ کی بحالی کے لئے فوری کارروائی کی جائے گی۔ صدر مملکت نے فون پر مصر کے صدر مملکت حسنی مبارک سے گفتگو کی انہوں نے صدر حسنی مبارک سے مصری باشندوں کی ہلاکت پر گہرے دکھ کا اظہار کیا۔

○ وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر نے کہا ہے کہ بظاہر یہ کار بم کا دھماکہ ہے انہوں نے اس امر کی تردید کی کہ اس دھماکے کا سعودی عرب میں ہونے والے دھماکے کے ساتھ کوئی تعلق ہے۔

○ وفاقی سیکرٹری داخلہ نے کہا ہے کہ فوری طور پر یہ تعین نہیں کیا جاسکتا کہ دھماکہ کس طرح ہوا۔ انہوں نے بتایا کہ وفاقی حکومت نے اس دھماکے کی تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔ فوج اور سول ایجنسیوں پر مشتمل جوائنٹ انوسٹی گیشن ٹیم اس دھماکے کی تحقیقات کرے گی۔

○ وفاقی حکومت نے پاکستان میں قیام پذیر عرب ممالک سے تعلق رکھنے والے تمام باشندوں کے نام ایگزٹ کنٹرول لسٹ میں شامل کر لئے ہیں۔ اور ان کے پاکستان سے باہر جانے کے لئے فوری طور پر پابندی عائد کردی ہے۔

○ مصری سفارت خانہ میں بم دھماکوں کے بعد حکومت نے ہوائی اڈوں پر چیکنگ سخت کر دی ہے۔ حکومت نے ایف۔ آئی۔ اے۔ کو مصری باشندوں کے پاسپورٹ کی نقول رکھنے کا بھی حکم دے دیا ہے۔

○ حزب اختلاف نے مصری سفارت خانے میں دھماکے کو حکومت کی مکمل ناکامی قرار دیا ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ وزیر داخلہ کو اس حادثے کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے فوراً استعفیٰ دے دینا چاہئے۔ اپوزیشن کے ڈپٹی لیڈر گوہر ایوب خان نے کہا ہے کہ ہم دنیا بھر میں بدنام ہو جائیں گے اور اس سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ پاکستان دہشت گردوں کے لئے "فری فار آل" ہے۔ دہشت گرد کھلے پھر رہے ہیں اور انہیں پوچھنے والا کوئی نہیں۔

○ وزیر داخلہ نے سینٹ کو بیان دیتے ہوئے مصری سفارت خانے پر دھماکے کی ذمہ داری قبول کی اور اس پر معذرت کا اظہار کیا کہ حکومت پاکستان مصری سفارت خانے کی حفاظت نہیں کر سکی۔ تاہم انہوں نے کہا کہ مصری سفیر نے ہمیں ممکنہ خطرات سے آگاہ نہیں کیا۔

○ جماعت اسلامی پاکستان کے امیر قاضی حسین احمد نے مصری سفارت خانہ میں بم دھماکوں کی مذمت کی ہے۔

○ وائس آف جرمنی کا کہنا ہے کہ دھماکوں کی ذمہ دار جماعت پاک مصر کے درمیان ہونے والے اس معاہدے کے خلاف ہے جس کے تحت مصر سالہا سال سے مقیم مصری باشندوں کو مقدمات کا سامنا کرنے کے لئے منگوا سکتا ہے۔ اس معاہدے کے تحت پاکستان کی حکومت اب تک 15 مصری باشندے گرفتار کر کے مصر کے حوالے کر چکی ہے۔

○ سپاہ صحابہ کے سربراہ مولانا ضیاء الرحمان فاروقی اور مولانا اعظم طارق نے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ حکومت نے قاتلوں کی گرفتاری کے لئے دوہرے معیار قائم کر رکھے ہیں۔ انہوں نے کہا 42 بتالیس سنی علماء "ذبح" ہو چکے ہیں لیکن ابھی تک ایک بھی قاتل نہیں پکڑا گیا۔

○ حکومت پنجاب نے پبلک ٹرانسپورٹ کے کرایوں میں مزید ایک پیسہ فی کلومیٹر کے اضافہ کا فیصلہ کیا ہے۔ ایر کنڈیشنڈ گاڑیوں کے کرایہ میں چار پیسے فی کلومیٹر اضافہ ہو گا۔ جبکہ شہروں میں چلنے والی گاڑیوں کے کرایہ میں 25 سے 75 پیسے اضافہ کیا جائے گا۔

○ ایف آئی اے لاہور کے دفتر پر فائرنگ کی گئی اور اسسٹنٹ ڈائریکٹر کی کار کو نذر آتش کر دیا۔ نامعلوم حملہ آور ایک گاڑی اور دو موٹر سائیکلوں پر سوار ہو کر دفتر پہنچے اور اندھا دھند فائرنگ کردی

○ رابطہ عوام مہم کے سلسلے میں لاہور سمبڑیال جاتے ہوئے قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف کے قافلے کو حادثہ پیش آگیا۔ پجارو پل سے نیچے جا گری اور 6- افراد زخمی ہو گئے۔ لاہور سے سمبڑیال تک کاروں اور بسوں کا قافلہ رواں دواں رہا۔ مسٹر نواز شریف نے کہا کہ بے نظیر حکومت کا جانا ٹھہر گیا ہے۔

اعلان داخلہ

○ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ماڈرن لینگو یجز (NIML) اسلام آباد نے مندرجہ ذیل زبانوں کے لئے مختلف کورسز میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

1- ڈپلومہ کورس (دورانیہ 2 سال) عربی- جرمن- فارسی-

2- سرٹیفکیٹ کورس (دورانیہ 6 ماہ) عربی- Bahasa انڈونیشیا- چینی- انگریزی- فرنچ- جرمن- جاپانی- فارسی- دری- روسی- تاجک- ترکی-

3- ڈپلومہ کورس (دورانیہ 6 ماہ) انگریزی- عربی- فرنچ- جرمن- ھندی- فارسی- دری- ترکی- چینی- جاپانی- روسی-

اہلیت اور دیگر معلومات کے لئے روزنامہ "DAWN" اور "NATION" مورخہ 17- نومبر 95ء بروز جمعہ ملاحظہ فرمادیں۔

درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 11- دسمبر 95ء مقرر ہے۔

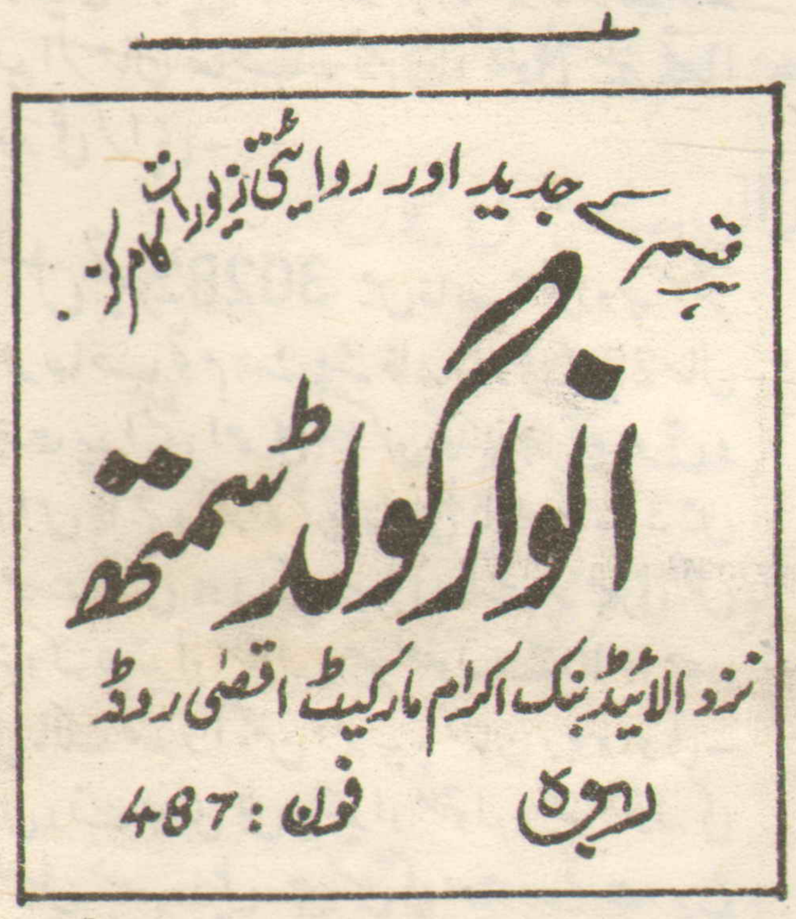

فرائض کی ادائیگی

خواہ دینی ہو یا دنیاوی دل کو سکون بخشتی ہے ۔ فرائض کی ادائیگی کیلئے صحت بہت اہم ہے ۔ حفظان صحت کے اصولوں کی پابندی کریں ۔ صبح سویرے اٹھیں ۔ ڈیڑھ دو میل کی سیر کریں ۔ کھلی ہوا میں لمبے لمبے سانس لیں ۔ تیل کی تمام جسم پر مالش کریں اور تازہ پانی سے نہائیں ۔

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ